© rasailojaraid.com

عظمت رفتہ کا ایک ورق

مسلمان ماہرین کی ایجادات

ڈاکٹر محمد عارف شہزاد
فیصل آباد

مسلمانوں نے وقت کی بدلتی ہوئی کیفیت و حالات کے پیش نظر ہمیشہ اپنی سرحدوں کی حفاظت ہر طریقہ سے کی۔ ہر طرح کا دفاع ممکن بنایا۔ سامان حرب وضرب جمع کیا۔حتیٰ کہ پانیوں میں دشمن سے لڑنے کی بھی مہارت پیدا کی۔ بحری جنگوں میں فوقیت کیلئے درسگاہیں بنائیں تاکہ عیسائی لٹیرے ممالک اسلامیہ میں لوٹ مار نہ مچا سکیں۔ بڑی بڑی جنگی کشتیاں بحری جنگی بیڑے بنائے حتیٰ کہ پانیوں پر مسلمانوں کی حکمرانی عرصہ دراز تک رہی۔

''رابرٹ بریفالٹ'' اپنی شہرہ آفاق تصنیف تشکیل انسانیت The making of humanity میں لکھتا ہے کہ پرتگال کے شہزادہ ہنری نے کیپ سینٹ ونسنت میں جو عظیم بحری درسگاہ قائم کی تھی وہ عرب (مسلمان) اور یہودی معلموں کے زیرنگرانی وجود میں آئی۔ یہ وہی درسگاہ ہے جس نے ''واسکو ڈے گاما'' کیلئے یورپ کو دنیا کی انتہائی حدود تک پھیلنے کیلئے راہ ہموار کی (یہودی نے فن جہاز رانی مسلمانوں ہی سے سیکھا تھا)

مسلمان جہاز ران اپنے فن میں ماہر یکتائے روزگار تھے۔ انہوں نے ہر موقع پر دلیری کا مظاہری کیا ہے۔ اور بڑے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ سید سلیمان ندوی نے اپنے مقالہ ''عرب اور امریکہ'' میں دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ مسلمان کولمبس سے ''دوسو سال'' پیشتر امریکہ پہنچ چکے تھے اور یہ مسلمان جہاز رانوں ہی کا کارنامہ تھا۔ علاوہ ازیں امریکہ کے سفر میں خود کولمبس کے ساتھ بھی عرب جہاز راں تھے ''واسکو ڈے گاما'' عرب جہاز رانوں ہی کی مدد سے ''راس امید'' کے راستہ ہندوستان پہنچا تھا۔ اس کے جہاز کا جہاز ران (کپتان) ایک عرب ہی تھا۔ یہ عجیب وغریب حیرت انگیز باتیں اپنوں نے نہیں بلکہ بیگانوں نے بیان کی ہیں۔

مثلاً سی۔ ایس کون (C.S. Coon) اپنی کتاب انسان کی کہانی The Story of Man میں لکھتا ہے کہ جب 1492ء میں کولمبس نے جزائر قرطناتبس (Canary Island) سے امریکہ کا سفر شروع کیا تو وہاں کے عرب باشندوں نے اسے اپنے جہاز ران دیئے۔ اسی طرح ''واسکو ڈے گاما'' ''راس الرجال الصالح'' (Cape of Good hope) کے راستہ ہندوستان کے سفر کا 1468ء میں جزائر وودڑی (Virde Island) سے آغاز کیا تو اس کے ساتھ بھی عرب جہاز ران تھے وہ کہتا ہے کہ بحری ظلمات اور بحر ہند دونوں کو پہلے پہل عبور کرنے کا سہرا عربوں کے سر ہے (مسلمان اور سائنس کی تحقیق)

عربوں نے بحری اصولوں میں اصلاحات کیں بڑے بڑے جہاز راں عرب ہی تھے یا عجمی مسلمان۔ مشہور امریکی مورخ ول ڈیوران (Will durant) کا بیان ہے کہ جب ''واسکو ڈے گاما'' افریقہ سے ہندوستان گیا تو جس جہاز نے اسے ہندوستان پہنچایا اس کا جہاز راں ایک عرب تھا۔ اور اس کی رہنمائی کیلئے وہ فلکی تقویمیں تھیں جو سمرقند کی رصدگاہ میں مسلمان ماہرین فلک نے بنائی تھیں (مسلمان اور سائنس کی تحقیق)

ایک نامور انگریز مورخ (تھامس آرنلڈ) اپنی مشہور زمانہ کتاب Legecy of Islam میں لکھتا ہے ''واسکو ڈے گاما'' جب براعظیم افریقہ کا چکر کاٹ کر مالنڈی (Malindi) کے مقام پر جو افریقہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے مشرقی ساحل پر واقع ہے پہنچا تو یہ ایک عرب جہاز ران ''احمد بن ماجد'' ہی تھا جس نے اسے ہندوستان کا راستہ دکھایا۔

مسلمان جہاز ران ہمیشہ اپنے ہمراہ بحری نقشے اور چارٹ رکھتے اور اس طریقہ کو مسلمانوں ہی نے رائج کیا تھا۔ ''البوکرک'' یہ ہندوستان میں پُرتگالی وائسرائے تھا۔ ایک عرب جہاز ران ''محمد'' سے ایک بحری نقشہ تیار کرایا اسے وہ بحر عمان اور خلیج فارس کے سفر میں اپنے پاس رکھتا (مسلمان کے بحری کارنامے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کتنے ماہر فن، عقلمند، قیادت و سیادت کے اہل بہادر و جری اور عظیم سائنسدان تھے۔ نقشہ کے علاوہ ایک اور چیز جو سمندر کے خطرناک مواقع پر جس سے کام لیا جاتا ہے رہنمائی لی جاتی ہے۔ وہ لائٹ ہاؤس (مینار) عربوں کے عہد حکومت میں اسی طرح روشن تھا جس طرح آج روشن ہے۔ سکندریہ کا لائٹ ہاؤس (Light House) آج بھی اس کی دلیل ہے۔ ستاروں کے دیکھنے ان کے باہمی فاصلوں کے ناپنے ان فاصلوں کے ذریعہ سے ملکوں کی مسافت اور راستے کے قرب و بعد کے جانچنے کے چند دوسرے آلات بھی عرب جہاز ران استعمال کرتے تھے۔ واسکوڈے گاما کے زمانہ سے جو احمد بن ماجد کا ہم عصر تھا آج سے سو برس پہلے تک عرب جہاز رانوں کے علوم و آلات سے اہل یورپ برابر استفادہ کرتے رہے۔ (اسلامی تہذیب کا اثر یورپ پر۔ مضمون ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی)

مسلمان جہاز ران ہمیشہ اپنے بحری سفر میں نقشے اپنے ساتھ رکھتے اور ان کی مدد سے دوران سفر راستہ معلوم کرتے۔ جن میں سمندری چٹانوں کی نشاندہی کی جاتی ساحل دکھائے جاتے۔ جارج سارٹن (George Sarton) اپنی گرانقدر تصنیف (مقدمہ تاریخ سائنس) (Introduction to the History of Sciende) میں لکھتا ہے۔ مسلمان پورے بحر ہند کو عبور کر کے ایسٹ انڈیز (جزائر مشرق الہند) پہنچتے تھے وہاں آنے جانے کا سلسلہ بارہویں صدی سے پہلے ہی جاری ہو چکا تھا۔ پیشہ ور جہاز ران ''معلم اور مستمل مرکب کہلاتے تھے۔ ان کے پاس بحری راستوں کے چارٹ ہوتے جن میں زیر آب چٹانوں کی نشاندہی کی جاتی اور سواحل دکھائے جاتے۔ معلموں کے علاوہ جہاز رانی کی ہدایات تحریری شکل میں منضبط کرنے والے بھی ہوتے ان میں سہیل ابن ریان'' محمد ابن شاداں'' اور لیث ابن کہلاں تو اتنے نامور تھے کہ وہ سمندر کے شیر کہلانے لگے تھے (مسلمان اور سائنس کی تحقیق مسلمانوں کے بحری کارنامے)

تحقیق وجستجو: سعی و جدوجہد مسلمان کی پہچان تھی نت نئی اشیاء مخلوق خدا کے فوائد کیلئے بنانا ان کا معمول بن چکا تھا۔ بعینہ مسلمان جہاز رانوں، ملاحوں، بحری ماہرین کی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ وسعت علمی، بلند نگاہی میں ان کا ایک نام ہے۔ عظیم مسلم بحری جہاز ران ''احمد بن ماجد'' کے متعلق ''ٹامس آرنلڈ'' کا بیان ہے کہ پرتگالی ذرائع کے مطابق اس جہاز ران (احمد بن ماجد) ایک بہت اچھا سمندری نقشہ اور جس کے ہمراہ دوسرے بحری آلات تھے۔ جہاز ران بحر ہند بحر قلزم، خلیج فارس، جنوبی چین کے سمندر اور مجمع الجزائر شرق الہند کے متعلق بحری معلومات کی ایک کتاب کے مصنف کی حیثیت سے بھی مشہور ہے۔ (میراث اسلامی)

اب تک کی تحقیق، کے مطابق احمد بن ماجد کی اس مشہور زمانہ کتاب کا نام کتاب الفواد تھا۔ اس میں ان ملاحوں کیلئے مکمل ہدایات تھیں۔ جو بحر ہند خلیج فارس اور بحر الکاہل میں جہاز رانی کریں۔ اس میں تمام پرخطر مقامات اچھے اور برے موسموں نیز پانی کی گہرائی وغیرہ کا ذکر تھا۔ (یورپ پر اسلام کے احسان، مسلمان بحری جہاز ران)

مسلمانوں نے بحری جہاز رانی کے اصولوں پر بھی جہاں بحث کی اور تالیفات کیں وہاں ان ماہرین نے سمندروں کے مدوجزر کے علاوہ گہرائی سمیت اس حقیقت کا بھی انکشاف کیا بلکہ یہ حقیقت سب سے پہلے مسلمانوں نے دریافت کی کہ ہر سمندر دوسرے سے الگ اور مستقل نہیں ہے بلکہ باہم ایک مشترک بحری دنیا میں جو ہندوستان چین فارس اور روم شام کو ایک ہی عظیم الشان دائرے کی صورت میں گھیرے ہوئے ہے 225ھ میں ایک عرب جہاز راں سلیمان، نے دعویٰ کیا تھا کہ اس حقیقت کا پہلے کسی کو علم نہ تھا۔ پھر مشہور سیاح ''ابو حامد اندلسی'' نے سمندروں کی وحدت کے مسئلے کو سب سے زیادہ واضح کر کے بیان کیا ہے۔ ابو الفداء اور اس سے بھی زیادہ ابن خلدون نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ (مسلمان کے بحری کارنامے سید عبدالصبور طارق) یہ عرب ہی تھے جنہوں نے پہلی مرتبہ سمندروں کی صحیح پیمائش کی۔ فرانس کے مشہور مصنف ''موسیو لیبان'' نے اپنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب ''تمدن عرب'' میں لکھا ہے کہ عربوں کی پیمائش بطلیموس سے کہیں زیادہ درست تھی۔ اس پیمائش کے نتائج زمانہ حال کی تحقیق وتصنیف کے بہت قریب ہیں۔ حالانکہ اس وقت نہ درست گھڑیاں تھیں اور نہ چاند کی حرکت کی صحیح جدولیں میسر آئی تھی بحر احمر کی پیمائش ابن خلدون نے نقل کی ہے وہ 1400 میل ہے اور آج کل جدید نقشوں میں اس کی مسافت 1319 میل ہے اس سے اندازہ ہوگا کہ عربوں کی تحقیقات جدید تحقیق سے کس قدر قریب تر ہے۔ مسعودی کتاب مروج الذہب سلیمان کا سفر نامہ بزرگ بن شہریار کی کتاب عجائب الہند ابوریحان البیرونی کی تصانیف ادریسی کا جغرافیہ ابن خلدون کی تاریخ مقری زکریا قروینی ابن سعید مغری۔ احمد بن ماجد وغیرہ کی کتابیں یورپ کی اکثر زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ ان کو ایک نظر دیکھ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے جس جانفشانی سے دنیا کے سمندروں کا چپہ چپہ چھان مارا تھا۔ اس کی نظیر پہلے قطعاً موجود نہ تھی ہزاروں جانیں فلک بوس لہروں کی نذر ہوئیں اور ہزاروں قیمتی جہاز ران زیر آب غرق ہوئے۔ لیکن یہ تمام کارنامے ایک زندہ قوم کے تھے اور انہی کارناموں پر یورپ نے آگے چل کر فن جہاز رانی کی تکمیل کی (مسلمانوں کے بحری کارنامے)

جہاں مسلمان جہاز رانوں اور بحری ماہرین نے چارٹ اور نقشے بنائے تاکہ بحری سفر میں کام آئیں کہ زیر آب ابھری چٹانوں خوفناک بھنوروں سے بچا جا سکے وہاں مسلمان ماہرین نے سمندر کی گہرائی پر بھی بہت کام کیا بلکہ سمندروں میں غرق شدہ جہازوں کو جو زیر آب ریت اور دیگر رکاوٹوں کی وجہ سے پھنس چکے ہوں کو نکالنے کیلئے بھی ایجادات کیں۔ مسلمانوں نے ایک ایسا آلہ بھی ایجاد کیا تھا ڈوبے ہوئے جہازوں کو سمندر سے نکالتا تھا ایک مصنف لکھتا ہے۔ کہ عرب ماہر جہاز ران ابو الصلت نامی نے ایک ایسا آلہ جرثقیل کی قسم کا بنایا تھا۔ جو ڈوبے ہوئے جہازوں کو سمندر سے نکالتا تھا۔ (اسلام کے مشہور سپہ سالار عبدالواحد سندھی)

قطب نما جسے کپاس بھی کہا جاتا ہے اور جو بحری سفر کے لئے خاص طور پر حد درجہ مفید آلہ ہے یہ مسلمانوں ہی کی ایجاد ہے (تاریخ اسلام سید امیر علی)

بعض حق گو مغربی مورخین بھی قطب نما کو مسلمانوں کی ایجاد بتاتے ہیں مثلاً فرانسیسی مورخ موسیو سبدیو کہتا ہے کہ قطب نما کے موجد عرب ہیں اور اہل یورپ کو اس کا استعمال عربوں نے ہی سکھایا اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ قطب نما کا استعمال عربوں نے گیارہویں صدی عیسوی میں کیا ہے وہ بحری اور بری دونوں قسم کے سفروں میں اور نماز کیلئے سمت قبلہ کو درست کر کے محرابیں اور مسجدیں بنانے میں قطب نما سے کام لیتے تھے (تاریخ عرب)

انگریز مورخ رابرٹ بریفالٹ بھی قطب نما کو مسلمانوں کی ایجاد کہتا ہے (تشکیل انسانیت) بیسویں صدی کا مشہور مورخ ول ڈیران بھی یہی لکھتا ہے (مذہب کا عہد)

یہ مسلمان بحری ماہرین کی ایجادات وکمالات کی مختصر سی تاریخ ہے ان شاء اللہ موقع ملا تو بحری مجاہدین کی بحری جنگی کارروائیوں پر بھی کتب سے استفادہ کر کے احباب تک معلومات پہنچائی جائیں گی۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: جامعہ سلفیہ کی تبلیغی سرگرمیاں خطبات جمعہ

14 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث چک نمبر 97 گوجرہ	مولانا ناصر محمود مدنی
14 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث امین پور بنگلہ	مولانا علی شیر حیدری
14 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث چک باٹھاں	مولانا صغیر نواز
21 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث 208 چک	مولانا ناصر محمود مدنی
28 فروری	مرکزی جامعہ مسجد اہلحدیث صفدر آباد شیخوپورہ	پروفیسر محمد یاسین ظفر، پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد
28 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث سمجلی	مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی، مدرس جامعہ سلفیہ
28 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث ڈھاباں خورد	مولانا ناصر محمود مدنی
28 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث علی آباد	مولانا عبدالرزاق نثار
28 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث چھینہ ورکاں	مولانا علی شیر حیدری
28 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث نواں کوٹ	مولانا عبدالخالق
28 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث ڈھاباں کلاں	مولانا محمد اسماعیل
28 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث دھنو آنہ	مولانا حفیظ الرحمٰن
28 فروری	جامعہ مسجد اہلحدیث بندے کوٹ	مولانا سید زید احمد شاہ

© rasailojaraid.com